Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Comprehensive Study of the Makkan and Madinan Classification of Ḥadīth: Historical Evolution, Thematic Factors, and Trends in Sīrah Writing

احادیث مبارکہ کی مکی ومدنی تقسیم: تاریخی ارتقاء، موضوعاتی عوامل اور سیرت نگاری کے رجحانات کا تحقیقی جائزہ

Authors

1. Shaheen Shahzadi
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara, Pakistan
shaheen.shahzadi2@gmail.com

2. Dr. Abdul Ghaffar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara, Pakistan

Citation

Shahzadi, Shaheen and Dr. Abdul Ghaffar "A Comprehensive Study of the Makkan and Madinan Classification of Ḥadīth: Historical Evolution, Thematic Factors, and Trends in Sīrah Writing."Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 213− 228.

History

Received:Sep 13, 2024, **Revised**: Oct 03, 2024, **Accepted**: Oct 19, 2024, **Available Online**: Nov 06, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

A Comprehensive Study of the Makkan and Madinan Classification of Ḥadīth: Historical Evolution, Thematic Factors, and Trends in Sīrah Writing

احادیث مبارکہ کی مکی ومدنی تقسیم: تاریخی ارتقاء، موضوعاتی عوامل اور سیرت نگاری کے رجحانات کا تحقیقی جائزہ

*شاہین شہزادی　　　* ڈاکٹر عبدالغفار

Abstract

The classification of Ḥadīth into Makkan and Madinan categories is a significant area of Islamic scholarship, reflecting the historical, thematic, and legal evolution of Islamic teachings. This research explores the development of the term "Ḥadīth" and its conceptual understanding, the factors influencing the emergence of specific topics in Ḥadīth, and the gradual formulation of Sharīʿah rulings. It also delves into the temporal and spatial arrangement of Qurʾānic verses and chapters, providing a foundation for understanding the distinction between Makkan and Madinan Ḥadīth .This study highlights the benefits of recognizing these classifications, including their role in understanding the socio-political context of the Islamic message and in the development of Sīrah literature. Additionally, it examines the methodology for determining Makkan and Madinan Ḥadīth and their themes, emphasizing the content and the historical environment of revelation. Special attention is given to pre-prophetic narrations, the thematic categorization of Makkan Ḥadīth, and their implications in shaping Islamic jurisprudence and moral conduct. The analysis also considers the evolution of Sīrah writing, showcasing its integration with Ḥadīth studies .This paper provides an in-depth understanding of these elements, offering valuable insights into the intricate relationship between historical context, thematic focus, and the progression of Islamic sciences.

Keywords: Makkan Ḥadīth, Madinan Ḥadīth, Islamic jurisprudence, thematic evolution, Sīrah writing.

تعارف موضوع

احادیث مبارکہ کی مکی و مدنی تقسیم اسلامی علوم کے اہم موضوعات میں سے ایک ہے، جو تاریخی، موضوعاتی اور فقہی ارتقاء کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ لفظ حدیث کے مفہوم اور اس کے ارتقاء کو زیر بحث لاتا ہے اور موضوع احادیث کے اجراء اور اس کے عوامل کا تجزیہ کرتا ہے۔ مزید بر آں، شریعت کے احکام کے تدریجی ارتقاء اور قرآن کریم کی آیات اور سور کی زمانی و مکانی ترتیب کو بھی اس تجزیے میں شامل کیا گیا ہے۔

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ، پاکستان۔
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ، پاکستان۔

اس مقالے میں مکی اور مدنی احادیث کی شناخت کے فوائد اور ان کے تاریخی و سماجی پس منظر کی وضاحت کی گئی ہے۔ بعثت نبوی سے قبل کی روایات اور مکی و مدنی احادیث کی تعیین کے اصول وضوابط پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، مکی احادیث کے موضوعات اور ان کی تعداد کو خصوصی طور پر زیر مطالعہ لایا گیا ہے، جو اسلامی فقہ اور اخلاقی اصولوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ تحقیق سیرت نگاری کے رجحانات اور اس کے حدیثی علوم کے ساتھ تعلق پر بھی روشنی ڈالتی ہے، اور اسلامی علوم کے اس اہم پہلو کو مزید سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

بنی نوع انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ جسم کی تخلیق مٹی سے ہے، اسی لئے خالق کائنات نے اس کی جسمانی ضروریات و حاجات زمین اور اس کی پیداوار سے منسلک کر رکھی ہیں۔ روح کا تعلق چونکہ آسمان سے ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی ضروریات کی تکمیل کے لئے اس کی غذا بھی آسمان سے اتاری ہے اور یہ غذا اپنے بندوں تک پہنچانے اور اپنی معرفت کے لئے انبیاء ورسل مبعوث فرمائے اور بذریعہ وحی ان کی روحانی غذا "علم" اپنے بہترین چنیدہ بندوں کے ذریعے بنی نوع انسان تک پہنچانے کا خوب انتظام وانصرام فرمایا۔[1]

انسانی فکر میں حصول علم، مطالعہ اور غور و فکر سے نکھار پیدا ہوتا ہے۔ تحصیل علم میں اخلاص کا عنصر شامل ہو جائے تو انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہوا اپنی فکری صلاحیت کو پروان چڑھاتا ہے۔ اخلاص و علم کے بعد اگلا زینہ عمل ہے اور اگر عمل میں بھی اخلاص و تسلسل شامل ہو جائے تو اس کی فکری صلاحیت میں شعور اجاگر ہو جاتا ہے جو کہ اس کی قوت تحصیل اور اخذ کی طاقت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ علم میں نت نئے انکشافات اور ایجادات کا موجب بنتا ہے۔ مادیت پرست علم و شعور کی اس ترقی کو سراسر اپنے مطالعہ و فکر کا حاصل اور انسانی ذہن کی کامیابی گردانتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی مدد کے بغیر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔[2] دوسری جانب وہ طبقہ ہے جو انسانی جدوجہد کو کوئی اہمیت نہیں دیتا بلکہ ہر قسم کی کامیابی اور ترقی کو صرف اللہ جل شانہ کی جانب سے عطا کردہ انعام سمجھتا ہے۔ سچ تو یہ کہ مذکورہ بالا دونوں طبقات افراط و تفریط کا شکار ہیں۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى[3]

ترجمہ: "اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہوگا جس کی اس نے کوشش کی۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان کے مطابق انسانی محنت و کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ اسباب و ذرائع بھی لازم و ملزوم ہیں کہ نصرت الٰہی کے بغیر کوئی ترقی ممکن نہیں۔ البتہ علم کے حصول اور مسلسل عمل کے لئے اخلاص اور درست سمت کا انتخاب خاص اہمیت کا حامل ہے۔ درست سمت صحیح مقصد کا تعین کرتی ہے اور مقصد کبھی علم و عمل کی سیدھی راہ سے بھٹکنے نہیں دیتا اور انسان راستے کی رکاوٹوں کو عبور کرتا ہوا ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتا ہے اور کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔

رسول عربی ﷺ کی حیاۃ طیبہ اور سیرت کاملہ ایک کامل دستور العمل ہے[4] جس کے بعد کسی اور اصول و ضابطہ کی حاجت نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے نظام کی ضرورت کا احساس تک باقی رہتا ہے۔ اسلام اللہ رب العزت کا پسندیدہ دین ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[5]

---

1 Āl ʿImrān, 3:164.
2 Al-Baqarah, 2:165.
3 An-Najm, 53:39.
4 Al-Aḥzāb, 33:21.
5 Āl ʿImrān, 3:19.

ترجمہ: "بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

لفظ حدیث کے ارتقاء

لفظ حدیث کے ارتقاء کا اجمالی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب کے ہاں لفظ "حدیث" بمعنی اخبار (خبر دینے) کے مستعمل تھا اور وہ مشہور ایام کو جنہیں ایام العرب بھی کہا جاتا ہے، احادیث سے تعبیر کرتے تھے۔ **ابو البقاء الحنفی** (م1094ھ) حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی یوں بیان کرتے ہیں:

الحدیث ھو اسم من التحدیث وھو الاخبار ثم سمی به قول او فعل او تقریر نسب الی النبی علیه الصلوۃ والسلام و یجمع علی (احادیث) علی خلاف القیاس۔ [6]

ترجمہ: " لفظ حدیث تحدیث سے اسم ہے اور اس کا معنی ہے خبر دینا، پھر اس کے ساتھ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے قول، فعل اور تقریر کا نام رکھ دیا گیا اور اس کی جمع خلاف قیاس احادیث آتی ہے۔"

مشہور نحوی **الفراء** کے مطابق حدیث کی جمع **احدوثه** (کوئی خاص یا نمایاں چیز جسے لوگ یاد رکھیں) اور **احدوثه** کی جمع **احادیث** ہے۔ **(واحدالاحادیث أحدوثه ثم جعلوه جمعاللحدیث)** [7]

قرآن مجید میں لفظ حدیث مختلف مقامات پر مستعمل ہے[8] حتی کہ قرآن کے لئے بھی لفظ حدیث استعمال کیا گیا ہے۔[9]

الغرض لفظ حدیث کے مادہ کو جیسے بھی لیا جائے اس میں خبر دینے کا مفہوم ضرور موجود ہوگا۔ آنحضور ﷺ نے خود اپنے اقوال کے لئے بھی حدیث کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپ ﷺ نے ہی اس لفظ کو بطور" اصطلاح "سب سے پہلے استعمال فرمایا ہے۔

قال رسول الله ﷺ : لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَاهُرَیْرَۃ ؓ أَنْ لَا یَسَلَنِیْ عَنْ هٰذَاالْحَدِیْثِ اَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَأَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ.......الخ

[10]علم حدیث چونکہ ایک فنی اصطلاح ہے لہذا اصطلاحی مفہوم میں ہر وہ چیز حدیث ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ سے ہے۔ مشہور محدث اور فقیہ شیخ کرمانیؒ (م786ھ) علم حدیث کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

ھوعلم یعرف به اقوال رسول الله و افعاله واحواله [11]

یعنی " علم حدیث ایسا علم ہے جس سے نبی مکرم ﷺ کے اقوال طیبہ، افعال کریمہ اور احوال حسنہ معلوم ہوں۔"

---

[6] Abū al-Baqāʾ al-Ḥanafī, Ayyūb ibn Mūsā al-Ḥusaynī, *Al-Kulliyyāt Mujam fī al-Muṣṭalaḥāt wa al-Furūq al-Lughawiyyah* (Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, s.n.), 1:370.

[7]. Al-Qāsimī, Muḥammad Jamāl al-Dīn, *Qawāʿid al-Taḥdīth min Funūn Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, s.n.), 1:61., Ibn Um Qāsim al-Murādī, Ḥasan ibn Qāsim, *Tawḍīḥ al-Maqāṣid wa al-Masālik bi Sharḥ Alfiyyat Ibn Mālik, ed. ʿAbd al-Raḥmān ʿAlī Sulaymān* (Qāhirah: Dār al-Fikr al-ʿArabī, 1428 AH – 2008 CE), 1st ed., 3:1425., Ibn Yaʿīsh, Muḥammad ibn ʿAlī, Abū al-Baqāʾ, *Sharḥ al-Mufaṣṣal li al-Zamakhsharī* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1422 AH – 2001 CE), 1st ed., 1:326.

[8] Al-Muʾminūn, 23:44., Sabaʾ, 34:19., Az-Zumar, 39:23.

[9] Aṭ-Ṭūr, 52:34.

[10] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl ibn Ibrāhīm, *Al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh wa Sunanihī wa Ayyāmihī* (Qāhirah: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH), 1:31.

[11] Al-Karmānī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Yūsuf, *Al-Kawākib al-Darārī fī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1356 AH), 1st ed., 1:12.

شیخ کرمانیؒ کے مطابق علم حدیث کا موضوع ذات الرسول من حیث انه رسول الله وحده یعنی آنحضرت ﷺ کی ذات بحیثیت نبی ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی نبوی زندگی سے بحث ہے نبی مکرم و محترم ﷺ نے احکام الٰہیہ کو اپنے افعال، اقوال اور تقریرات کے ذریعے بڑے واضح اور روشن اسلوب میں بیان کیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے تمام احادیث نبویہ کو نہ صرف یاد کیا بلکہ ان کو من و عن بیان بھی کر دیا۔ سلف صالحین نے احادیث مطہرہ کو نسل در نسل نقل کیا۔ مزید برآں ان کی نقل اور روایت کو دشمنان باطل کے حملوں سے سلامت رکھنے کے لئے نہایت عمدہ قواعد و ضوابط وضع کئے۔ متاخرین مسلم علماء نے ان قواعد و ضوابط کو ترتیب کے ساتھ مستقل تصنیفات کی صورت میں جمع کر دیا جو" علم مصطلح الحدیث "کے نام سے مشہور ہوا۔

علم مصطلح الحدیث سے مراد اصول و قواعد کا وہ علم جس کے ذریعے مقبول و غیر مقبول احادیث کے سند و متن کی مختلف حالتیں معلوم کی جاتی ہیں۔ سند سے مراد رجال راویوں کا وہ سلسلہ جو متن حدیث تک پہنچاتا ہے اور متن، سند کے بعد والے کلام کو کہتے ہیں جس تک سند پہنچتی ہے۔ علم مصطلح الحدیث کا موضوع سند اور متن بحیثیت مقبول و غیر مقبول ہے۔ علم مصطلح الحدیث کو درایۃ علم الحدیث، علوم الحدیث اور اصول الحدیث بھی کہا جاتا ہے۔ علوم الحدیث پر کئی ایک مفید اور عمدہ کتب تالیف کی گئی ہیں جن کی شروحات اور مختصرات بھی موجود ہیں جیسا کہ قاضی ابو محمد حسن خلاد رامہرمزی (م360ھ) کی کتاب "المحدث الفاصل بين الراوى والواعی"[12]، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشہرزوری (643ھ) المعروف بابن صلاح کی سب سے عمدہ کتاب "معرفة انواع علوم الحديث"،[13] جو مقدمہ ابن صلاح کے نام سے مشہور ہے۔ مصطلح الحدیث میں دیگر اصطلاحات کے ساتھ ساتھ احادیث کی مختلف انواع میں تقسیم کی گئی ہے۔ جیسا کہ سند کے اعتبار سے، متن کے اعتبار سے، اتصال و انقطاع سند کے اعتبار سے، تعداد رواۃ اور راویوں کے حالات کے اعتبار سے، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن زمان و مکان کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم نہیں کی گئی جبکہ قرآن پاک کی سورتوں اور آیات کی اس اعتبار سے تقسیم کی جاچکی ہے۔[14]

علوم وفنون کا ارتقاء وقت کی ضرورت کے تحت ہوتا رہا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری و ساری ہے۔ علوم الحدیث میں بھی فنی ارتقاء روپذیر ہوا۔ عہد رسالت ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی تمام حرکات و سکنات، اقوال و افعال و اعمال کو اپنے قوی حافظہ میں محفوظ کیا اور آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ میں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی اسے بیان کرتے رہے۔ یوں سینہ بہ سینہ تابعین و تبع تابعین تک یہ سلسلہ بحفاظت منتقل ہوا۔ علوم کی حفاظت اور منتقلی کا دوسرا ذریعہ کتابت ہے۔ اس میدان میں بھی صحابہ عظام پیچھے نہیں رہے بلکہ انہوں نے کتابت کے ذریعے بھی احادیث کو محفوظ کیا۔ اگرچہ نبی کریم ﷺ سے حاصل ہونے والی معلومات یعنی احادیث کو بیان کرنے کا معاملہ نہایت حساس ہے۔ ایک متواتر اور مشہور حدیث نبوی کے مطابق نبی مکرم ﷺ سے جھوٹی بات منسوب کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔[15] اسی حدیث کی رو سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی

---

12 Al-Rāmahurmuzī, Abū Muḥammad, Ḥasan ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn Khallād, *Al-Muḥaddith al-Fāṣil bayn al-Rāwī wa al-Wāʿī* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 3rd ed., 1404 AH),77

13 Ibn Ṣalāḥ, Abū ʿAmr, *ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān, Maʿrifat Anwāʿ ʿUlūm al-Ḥadīth* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1406 AH – 1986 CE), 56

14 Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān* (Al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah lil-Kitāb, 1394 AH – 1974 CE), 1:36.

15 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, 1416 AH – 1995 CE), raqam al-ḥadīth: 469.

ذمہ داری بھی بخوبی سرانجام دی ہے۔ صحابہ کرامؓ احادیث بیان کرنے میں انتہا درجے کی احتیاط برتتے تھے۔ ان کی احتیاط کی تفصیلات آثار صحابہ میں قابل توجہ ہیں۔ تذکرۃ الحفاظ میں حافظ شمس الدین ذہبی نے صحابہ کرامؓ کے اس محتاط رویے کو محفوظ کیا ہے۔[16]

بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص ارشاد فرمایا کہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچا دیا جائے۔ احادیث کو حفظ اور کتابت کے بعد جس مرحلہ سے گزارا گیا وہ محدثین کا یہ اہتمام کرنا کہ کوئی حدیث ان تک جس جس راوی سے ہو کر پہنچی ہے اس کے مکمل کوائف جمع کرنا ہے۔ اس فن کو "فن اسماء الرجال "کا نام دیا گیا۔ ان محدثین نے اپنی پوری پوری زندگیاں اس کے لیے وقف کر دیں، سینکڑوں میل کے سفر طے کئے، اسفار کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن احادیث رسول اللہ ﷺ کی حفاظت پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا۔

موضوع احادیث کا اجراء

محدثین عظام کو جب معاشرے اور حکومت کی جانب سے غیر معمولی مقام عطا کیا تو اس وقت موضوع احادیث کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنے کے ایک فتنے نے جنم لیا۔ یہ فتنہ سب سے شدید نوعیت کا تھا۔ دشمنان اسلام کو عہد خلافت راشدہ تک تو اس کا موقع نہ مل سکا تھا۔ بعد کے ادوار میں جب ان شر پسندوں کو اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کا موقع ملا تو اللہ رب العزت نے امت میں ایسے عمدہ لوگ پیدا فرما دیئے جنہوں نے "جرح و تعدیل" کی بنیاد رکھی اور ایسی موضوع احادیث کو نکال باہر کیا۔ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ فن جرح و تعدیل کے امام مشہور ہوئے۔ حدیث اور سنت کی حفاظت کے لیے علل حدیث، جرح و تعدیل اور نقد رجال کے اصول و قواعد قائم کئے گئے۔ اسانید کے درجات مقرر کئے گئے۔ ثقہ اور ضعیف رواۃ حدیث پر تالیفات مرتب کی گئیں۔ مجروح رواۃ کی ان کے عیوب سمیت نشاندہی کی گئی۔ موضوع احادیث کو الگ کیا گیا اور ثقہ رواۃ حدیث کے لئے معاجم ترتیب دیئے گئے تا کہ احادیث بطور صحیح، ضعیف اور موضوع امت پر واضح ہو جائیں۔

موضوع احادیث کے عوامل

1. سیاسی گروہ بندی
2. فرقہ پرست متعصب افراد
3. مال و دولت اور سستی شہرت کے حصول کے لیے
4. دنیا پرستی کی مذمت کرنے والے کم فہم نیک لوگ
5. مصنوعات کی تجارت میں اضافہ کے لئے نامعقول افراد

درج بالا موضوع احادیث کے عوامل کے باعث احادیث نبویہ ﷺ کے انمول خزانے میں کئی ایک موضوع احادیث شامل کر دی گئیں۔ اس وقت محدثین کرام نے رواۃ حدیث کے کوائف جمع کئے اور ان کی جانچ پڑتال کرنا شروع کر دی اس طرح فن اسماء الرجال اور فن جرح و تعدیل کا آغاز ہوا۔ یہ فن مسلمانوں کا ایک ایسا کارنامہ ہے تاریخ میں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ جرمن مستشرق اسپر نگر مسلمانوں کے اس عظیم کارنامے کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکا اس کے بقول یہ ایک ایسا فن ہے جس کی مدد سے پانچ لاکھ افراد کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تمام تر تعلیمات اسلامی کا مرکز و محور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ عہد نبوی کو مکی اور مدنی ادوار کے تناظر میں دیکھا اور پرکھا جائے تو دونوں ادوار میں بڑا واضح اور نمایاں فرق دکھائی دیتا ہے۔ جس میں مکہ اور مدینہ کے بعثت نبوی سے قبل اور بعد کے معاشرتی و معاشی اور سیاسی و

[16] Al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ* (Ḥaydarābād: Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyyah, 1376 AH – 1956 CE), 4th ed., 1:40-44.

تمدنی حالات وواقعات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بلاشبہ مدنی دورِ حیات کے خاص حالات اور عوامل وعناصر تھے جن کا تقاضا تھا کہ ان کے موافق اسلامی احکام ظہور پذیر ہو کر تکمیل دین تک کا سفر مکمل کریں۔

احکام شریعہ کا ارتقاء

احکام شریعہ کا ارتقاء اصلی وجوہری دوران نزول وحی بتدریج عمل میں آیا جس کو مکی اور مدنی ادوار میں بمطابق اصول تاریخ وسیرت تقسیم کیا جا سکتاہے۔ احکام میں ارتقاء ایک لازمی امر ہے اور ہر دو ادوار کے احکام باہم مربوط ہیں اور بنیادی حیثیت کے حامل ہیں۔ لہٰذا یہ احکام جن کی بنیاد مکی دور میں دیئے گئے بنیادی اصولوں پر ہے اور تکمیل مدنی دور میں ہوئی۔ اختلاف وتصادم کے بجائے دین اسلام کی آفاقیت وعالمگیریت اور ابدیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ تاقیامت احکام شریعہ کا فنی وفقہی ارتقاء انہی مکی ومدنی احکام اور اصولوں کا مرہون منت رہے گا جن سے مسائل کے اخذ و استنباط سے مجتہدین اور فقہاء استفادہ کرتے رہیں گے۔ خواص کے ساتھ ساتھ عوام الناس بھی مستفید ہوں گے۔ احادیث کی مکی اور مدنی شناخت سے مقدم ومتاخر احادیث کا ادراک ممکن ہو گا۔ احادیث کی مکی ومدنی شناخت سے احکام شریعہ میں مضمر حکمتوں کو زمان ومکان کی تبدیلی کے تناظر میں جانچا اور پرکھا جائے گا۔ قرآن وحدیث کی باہم مطابقت واضح ہو گی۔ احادیث کی مکی اور مدنی شناخت سے ناسخ ومنسوخ کی معرفت حاصل ہو گی۔ احکام شریعہ کی حالات وواقعات کے ساتھ مناسبت، احکام میں ارتقاء اور اس کی حکمتوں کو سمجھنا بھی آسان ہو گا۔

مختلف حادثات وواقعات اور ان کی اخبار کا انسانی زندگی میں بڑا اہم کردار ہے۔ اس پر نظام دنیا کا انحصار ہے اور جب اس کا تعلق امور دینیہ سے ہو تو اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتاہے۔ امت مسلمہ وہ واحد امت ہے جس نے شارع اسلام ﷺ کی حیات طیبہ کے ایک ایک لمحے اور اس سے وابستہ تمام اقوال واحوال اور اعمال وافعال کو محفوظ رکھنے کے لئے سخت اصول وضوابط مقرر کئے اور اس پر مستزاد کہ ان پر سختی سے کاربند بھی ہوئے۔ فرمان الٰہی "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"[17] کے مصداق قیامت تک کے لئے کلام الٰہی اور اسوۂ رسول ﷺ محفوظ کر لیا۔ تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

علوم القرآن میں آیات اور سور کی زمانی ومکانی ترتیب

فنون حدیث میں علم اصول حدیث بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ سند ومتن حدیث اور اس کی باریکیوں کو جاننے کے لئے اصول حدیث کا جاننا از حد ضروری ہے۔ محدثین نے اس پر انتہائی وقیع کام کیاہے۔ علوم القرآن میں تو آیات اور سور کی زمانی اور مکانی ترتیب ہو چکی ہے۔ قرآن مجید کی مکی اور مدنی آیتوں کی تقسیم کا دارومدار نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مکی اور مدنی زندگی پر ہے۔

احادیث مبارکہ کی مکی ومدنی تقسیم

احکام شریعت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتاہے کہ تمام بنیادی عقائد اور بعض احکام مکہ میں آچکے تھے اور مدینہ میں اسلام کے عقائد اور احکام کی تکمیل ہوئی۔ اس لئے احادیث نبویہ کی مکی اور مدنی تقسیم ناگزیر ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ احادیث کن حالات میں، کن مقامات پر، اور کس دور میں وارد ہوئی۔ علاوہ ازیں ان میں بیان کردہ احکام کی حکمتوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور مکہ اور مدینہ کے تہذیبی اور معاشرتی حالات کا ادراک آسان ہو جائے گا نیز یہ بھی پتہ چلے گا کہ اسلام نے احکامات بتدریج عطا کئے ہیں۔

---

[17] Al-Ḥijr, 15:9.

قرآن کریم کے بعد مکی اور مدنی احادیث کے مضامین شریعت اسلامی کی بنیاد اور اساس ہیں اور قیامت تک انہیں کو دیکھا جائے گا۔ مکی اور مدنی حیات طیبہ کے تقاضے، عوامل اور حالات جدا جدا ہونے کی وجہ سے متقاضی تھے کہ اسلامی احکام کا ظہور ان کے موافق ہو۔ لہذا اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ احادیث نبویہ کے مضامین کو اس انداز میں بیان کیا جائے جو مذکورہ دونوں ادوار کی جداگانہ حیثیت کو واضح اور نمایاں کریں۔

دین اسلام عالمگیر اور آفاقی دین ہے۔ اس میں احکام شریعہ کے بتدریج ارتقاء کو مکی اور مدنی ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مدنی دور کے احکام کی بنیاد بھی مکی دور میں دیئے گئے بنیادی اصول ہی ہیں۔ احکام میں ارتقاء ایک لازمی امر ہے جو اختلاف و تصادم کے بجائے دین اسلام کی آفاقیت اور ابدیت کے عناصر کو اجاگر کرتا ہے۔ مسائل کے اخذ و استنباط کے لئے انہیں احکام اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہی ارتقاء ہوا ہے جو قیامت تک جاری و ساری رہے گا اور مجتہدین اور فقہاء مسائل کا حل پیش کرتے رہیں گے۔ مذکورہ فقہی تسلسل کے لیے ضروری ہے کہ مجتہدین و فقہاء مکی اور مدنی احادیث سے اخذ و استنباط کے لئے استفادہ کرتے رہیں۔

مکی اور مدنی کی شناخت کا فائدہ

مکی اور مدنی کی شناخت کا فائدہ یہ ہوگا کہ مقدم اور متاخر احادیث کا ادراک ہوگا۔ اس سے ناسخ و منسوخ کی معرفت میں مدد ملے گی، نیز یہ کہ احکام شرعیہ کی حالات کے ساتھ مناسبت، احکام میں ارتقاء اور اس کی حکمتوں کو سمجھنا بھی آسان ہو جائے گا۔

مکی احادیث

مکی احادیث سے مراد وہ احادیث ہیں جو نبی مکرم ﷺ سے ہجرت مدینہ یعنی مدینہ پہنچنے تک کے واقعات و حالات اور احکام و تعلیمات پر مشتمل ہیں۔

مدنی احادیث

مدنی احادیث سے مراد مدینہ پہنچنے کے بعد سے تادم حیات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام احادیث ہیں۔

بعثت نبوی سے پہلے کی روایات

بعثت نبوی سے پہلے کی روایات بھی مکی احادیث متصور ہوں گی۔ یہ روایات حدیث کا درجہ اور مقام رکھتی ہیں کیونکہ ان کے راوی مکی اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ بعد از بعثت روایت کی گئی ہیں۔

مکی احادیث کی تعیین

مکی احادیث (جن اقسام پر پہلے تحقیقی کام ہو چکا ہے) کی تعیین میں بالترتیب مکی آیات کی تفسیر، ان کے اسباب نزول، مکی عہد نبوی اور اس میں مشرف باسلام ہونے والے صحابہ اور مکی عہد نبوی کے واقعات کو پیش نظر رکھا گیا تھا[18] اور بقیہ اقسام میں بھی جن پر مجوزہ مقالہ میں تحقیقی کام کیا جائے گا اسی طرز عمل کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

مدنی احادیث کی تعیین

مدنی احادیث کی تعیین میں بالترتیب مدنی آیات کی تفسیر، ان کے اسباب نزول، مدنی عہد نبوی میں مشرف باسلام ہونے والے صحابہ کرام اجمعین اور اس دور کے حالات و واقعات کا بغور مطالعہ و جائزہ پیش کیا جائے گا۔

[18] Bint Muḥammad Zakariyyā, *Shāhīn Shahzādī, Mabāḥith Sīrat Muṣṭafā Makkī ʾAḥādīth kī Roshni mein* (Lāhawr: Progressive Books, March 2019), 87-88.

1۔مکہ اور مدینہ کے جداگانہ معاشرتی و معاشی اور سیاسی و تمدنی حالات وواقعات کی بناپر دونوں ادوار کے احکام مختلف نوعیت کے حامل ہیں۔

2۔ مکی اور مدنی ادوار میں اختلاف و تصادم کے بجائے اسلامی احکام میں مسلسل یکسانیت ہے۔

3۔ مکی دور حیات میں احکام کی نوعیت ابتدائی ہے جبکہ مدنی دور میں احکام تکمیلی نوعیت کے ہیں۔

4۔ مکی دور کے احکام میں آسانی و یسر کا عنصر غالب ہے جبکہ مدنی دور کے احکام میں قطعیت ہے۔

5۔ فقہی تسلسل کے لیے مسائل کے اخذ و استنباط اور ان کے حل تلاش کرنے میں فقہاء و مجتہدین مستفید ہوں گے۔

6۔اسلامی تعلیمات کے متعلق عام طور پر پائے جانے والے نظریے کی صداقت واضح ہو جائے گی کہ تمام احکامات کسی نہ کسی صورت میں (ابتدائی صورت میں) مکی دور میں موجود تھے جو اپنے ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے بتدریج پایہ تکمیل کو پہنچے۔

7۔احادیث نبویہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مضامین کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے جس سے ہر دور کی مخصوص اور جداگانہ مگر باہم مربوط حیثیت کو نمایاں کیا جا سکے۔

فنون حدیث میں علم اصول حدیث کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ علمی بنیاد پر علماء حدیث کو قواعد وضع کرنے میں اولین درجہ حاصل ہے اور یہ ایک ایسی خاصیت ہے جو دیگر اقوام عالم کی تصانیف میں مفقود ہے۔ مصطلحات حدیث کو صحیح ترین اور جدید ترین علمی طریقہ گردانا جاتا ہے جس کے تحت کئی ایک مباحث آتے ہیں جن پر مفید اور عمدہ کتب تالیف کی جاچکی ہیں اور ان کی شروحات اور مختصرات بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔

علم اصول حدیث کے قواعد ظہور اسلام کے بعد تین صدیوں تک غیر منضبط رہے۔ صحابہ کرامؓ نے حدیث رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سلسلے میں بہت محتاط رویہ اختیار کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبادۃ بن الصامت، اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اصول حدیث کی اساس، جرح و تعدیل کے اصول کا اظہار خیال کیا ہے۔

حافظ ذہبی (م 748ھ) **تذکرۃ الحفاظ** میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ **وکان اول من احتاط فی قبول الاخبار** (وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قبول اخبار میں احتیاط سے کام لیا)، حضرت عمرؓ کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ **وھو الذی سن للمحدثین التثبت فی النقل وبما کان یتوقف فی خبرالواحد اذا ارتاب** (انہوں نے محدثین کے لیے جانچ پڑتال کا طریقہ وضع کیا اور جب انہیں شک ہوتا تو خبر واحد کو قبول کرنے میں توقف سے کام لیتے) مزید لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ اگر خود آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کسی سے سنتے ہوئے اس سے حلف لیتے ۔ حضرت ابو ھریرۃؓ کا قول معروف ہے جسے ابن عبد البر **التمھید** میں بیان کرتے ہیں **ان ھذا العلم دین فانظرواعمن تاخذونہ** (یہ علم دین ہے آپ غور کریں کہ آپ یہ کس سے حاصل کر رہے ہیں)۔ جبکہ تابعین میں سعید بن المسیب المخزومیؒ (م94ھ)، عامر بن شراحیل الشعبیؒ (م103ھ) اور محمد بن سیرین البصریؒ (م110ھ) وغیرہ نے رجال کی تحقیق کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ دوسری صدی ہجری میں حضرت عمر بن عبد العزیز (م110) کے عہد میں تدوین حدیث کا آغاز ہوا تو امام المحدثین محمد بن مسلم بن شہاب الزہریؒ (م124ھ) نے احادیث کو جمع کرنے اور روایات کے سلسلے میں اصول و ضوابط مرتب کیے۔ اسی لیے انہیں "علم مصطلح الحدیث کا موجد" قرار دیا گیا۔ تیسری صدی ہجری تدوین حدیث کا سنہری دور ہے کیونکہ اس دور میں علماء نے ہر موضوع پر تصانیف مرتب کیں۔ جیسا کہ یحیٰ بن معین (م234ھ) نے **تاریخ رجال**، محمد بن سعد (م230ھ) نے **الطبقات**، احمد بن حنبل (م241ھ) نے **العلل اور الناسخ والمنسوخ** تالیف کیں۔ اسی طرح علم الحدیث الصحیح، علم الاسماء والکنی وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں۔

چوتھی صدی ہجری میں حدیث کی اصطلاحات کو ترتیب دے کر ایسی مایہ ناز کتب میں ضبط کیا گیا جو مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قاضی ابو الحسن خلاد الرامہرمزی (م360ھ) کی **المحدث الفاصل بین الراوی والواعی** علم حدیث پر پہلی کتاب ہے۔ مذکورہ کتاب فن حدیث کے بہت سے مسائل پر حاوی ہے۔ امام حاکم (م405ھ) نے **معرفة علوم الحديث** میں 52 علوم الحدیث درج کئے ہیں۔ بعد ازاں امام ابن الصلاح (م643ھ) کی تالیف **علوم الحديث المعروف بمقدمه ابن الصلاح** متداول ہے جس میں 65 علوم الحدیث بیان کئے گئے ہیں۔ متاخرین اسی سے اخذ و استفادہ کرتے ہیں۔ مصطلح الحدیث دیگر اصطلاحات کے ساتھ ساتھ احادیث کی مختلف انواع باعتبار ناقلین، قبول و رد، مسند الیہ، قلت و سائط سند، روایت حدیث، سند و متن، اتصال و انقطاع سند، تعداد رواۃ، راویوں کے حالات، وغیرہ میں تقسیم کی جا چکی ہے لیکن زمان و مکان کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم نہیں کی گئی جبکہ قرآن حکیم کی سورتوں اور آیات کی تقسیم زمان و مکان کے اعتبار سے کی جا چکی ہے۔

تدوین حدیث کا بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ جمع و تدوین حدیث کا کام بھی شروع ہو چکا تھا۔ اس کا بین ثبوت حضرت ابو ہریرۃؓ کے شاگرد حضرت ہمام بن منبہؒ کا صحیفہ ہے جو آپؓ نے املاء کروایا تھا اور اسے دور حاضر کے محقق ڈاکٹر حمید اللہ نے "**صحیفه ہمام بن منبه**" کے نام سے جرمنی کے میوزیم سے دریافت کیا ہے اور مطبوعہ ہے۔ اسی طرح کچھ اور مجموعے بھی موجود ہیں جن میں سے بعض مطبوعہ اور بعض غیر مطبوعہ ہیں۔

امام انس بن مالک الانصاریؒ (م93-179ھ) نے فقہی ابواب کی ترتیب پر **الموطا امام مالک** تالیف کی۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (م194-256ھ) اپنے زمانے کے امام المحدثین تھے۔ انھوں نے ایک سند صحیح ترتیب دی جس کا نام **الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول الله وسننه و ایامه۔ المعروف بصحیح البخاری** ہے۔ ان کے بعد امام مسلم بن الحجاج القشیریؒ (م204-261ھ) نے صرف وہ احادیث قلمبند کیں جن کی صحت کے متعلق جمہور علماء کا اجماع تھا۔ امام موصوف نے **الجامع الصحیح** مرتب کی۔ بعد میں آنے والے دیگر علماء کرام نے صحیح احادیث میں اضافہ کیا یعنی وہ احادیث جمع کیں جو رہ گئی تھیں۔ امام ابو داؤد السجستانیؒ (م202-275ھ) نے **سنن ابی داود**، امام ابو عیسیٰ الترمذیؒ (م209-279ھ) نے **الجامع الکبیر۔ سنن ترمذی**، احمد بن شعیب بن علی النسائیؒ (م214-300ھ) نے **السنن الکبریٰ**، اور ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینیؒ (م207-283ھ) نے **سنن ابن ماجه** تالیف کیں۔ مذکورہ بالا تمام کتب حدیث مصادر کتب ہیں جن سے اخذ و استفادہ کرتے ہوئے متاخرین نے ان کی شروحات و مختصرات مرتب کیں اور محققین تا ابد ان سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ مذکورہ بالا کتب میں بھی مکی اور مدنی احادیث کی تقسیم نہیں ملتی۔

اسباب ورود حدیث کے حوالے سے جلال الدین السیوطی (م911ھ) کی **اللمع فی اسباب ورود الحدیث** اور ابراہیم بن محمد الدمشقی (م1120ھ) کی **البیان و التعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف** متداول ہیں۔ 2015ء میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں "فہم حدیث میں اسباب ورود حدیث کی اہمیت" کے عنوان سے پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ ہو چکا ہے جس میں ڈاکٹر قاری محمد رمضان نجم باروی نے احادیث کی مکی اور مدنی تقسیم کی طرف اشارہ تو کیا ہے مگر اس کے تفصیلی و تحقیقی مطالعہ کی ضرورت ہے۔

کتب سیر و تاریخ میں حیات طیبہ ﷺ کے مکی اور مدنی ادوار اور ان کے واقعات بیان کئے جا چکے ہیں۔ حتیٰ کہ سیرت نگار محمد ہاشم ٹھٹھوی (1104-1174ھ) نے سیرت طیبہ ﷺ (بعثت تا وصال نبی علیہ الصلوۃ والسلام) سن وار مرتب کی ہے جس کا نام **بذل القوة فی حوادث سنی النبوة** ہے۔ اس کے دو اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد کے زیر اہتمام 1386ھ بمطابق 1966ء میں پہلا ترجمہ **سیرت سید الانبیاء** محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے تحریر کیا جسے دوسری مرتبہ ربیع الاول 1421ھ بمطابق جون 2000ء میں مطبع مظہر علم لاہور نے

شائع کیا۔ دوسرا ترجمہ **عہد نبوت کے ماہ و سال** کے عنوان سے محمد یوسف بنوری کے قلم سے ماہنامہ بینات (کراچی) میں سلسلہ وار 1971 تا1974ء شائع ہوتا رہا اور بعد میں ایک کتاب کی صورت میں منظر عام پر آیا۔

2000ء میں تدبر (لاہور) شمارہ 70، ص 37-46 میں خالد مسعود کا مقالہ **مکی اور مدنی دور میں منافقین کا کردار** شائع ہوا۔

جنوری۔ مارچ 2017ء بمطابق ربیع الثانی۔ جمادی الاخری 1438ھ کے سہ ماہی تحقیقات اسلامی کے صفحات ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی تحقیق بعنوان **مکی دور کی احادیث۔ سیرت ابن اسحاق** میں سے مزین ہوئے۔ محقق موصوف کا کہنا ہے کہ سیرت ابن اسحاق کی تمام روایات میں خاص روایات سیرت کے ساتھ کافی تعداد میں وہ روایات بھی ہیں جن کو احادیث کا مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ زیر بحث مقالہ میں سیرت ابن ہشام کی انہی احادیث نبویہ کا تحقیقی و تنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اور اس میں بھی فی الحال صرف مکی دور کی انتیس (29) احادیث پیش کی گئی ہیں۔ محقق موصوف نے مقالہ ہذا میں مکی احادیث ابن اسحاق کا کتاب کی ترتیب موضوعات کے مطابق ایک بیانیہ پیش کیا بعد ازاں تنقیدی تجزیے میں ان احادیث کی اہمیت اور فنی حیثیت پر بحث کی ہے۔ جبکہ مجوزہ مقالہ مجموعی طور پر مدنی احادیث اور ان کے مضامین کے مطالعہ و جائزہ کا احاطہ کرے گا۔

زیر غور تحقیق بعنوان "" مدنی احادیث کے مضامین: مطالعہ و جائزہ " اپنی نوعیت کی ابتدائی کاوش ہے۔ علوم الحدیث اور حدیث کے میدان میں تاحال ایسی کوئی کوشش منظر عام پر نہیں آئی کہ جس میں احادیث نبوی ﷺ کو مکی و مدنی دور کے تناظر میں پرکھا اور جانچا گیا ہو یا مکی و مدنی احادیث کے مضامین کو ان کی جداگانہ اہمیت اور حیثیت کے پیش نظر بیان کیا گیا ہو۔

آغاز خواہ دوسری صدی ہجری سے کیا جائے یا ساتویں صدی ہجری سے تاہم پندرہویں صدی تک ایک طویل عرصہ ہے کہ جو محققین کی نگاہوں سے اوجھل رہا۔ اس ضمن میں سب سے پہلا کام میرے ایم-فل مقالہ کی صورت میں پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس صاحب، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ یونی ورسٹی فیصل آباد کے زیر نگرانی سرانجام پایا جس میں مکی رواۃ، احادیث کی مکی و مدنی تعیین کے اصول، احادیث مبارکہ کی تقسیم در شش اقسام، سیرت، عقائد، عبادات اور معاملات کو مکی احادیث کی روشنی میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔

مارچ 2019ء کو اس مقالہ میں ترامیم / اضافہ جات کے بعد کتابی شکل میں بعنوان "مباحث سیرت مصطفیٰ ﷺ مکی احادیث کی روشنی میں" پروگریسو بکس لاہور کے زیر اہتمام شائع کیا جا چکا ہے۔

مذکورہ مقالہ میں بہت ہی وقیع، مفصل و مدلل اور محققانہ انداز میں احادیث مبارکہ کی زمانی تقسیمات مکی و مدنی کے ساتھ ساتھ مکی عہد میں قبول اسلام کی تحقیق کے ذریعے فہارس مکی صحابہؓ اور مکی رواۃ حدیث کو مختلف انواع میں جمع کیا گیا تاکہ تقسیم احادیث کی ایک مضبوط و مستحکم بنیاد استوار کی جا سکے۔ مزید برآں مکی اصحاب رسول ﷺ کی تعیین اور ان کی فہارس کی تکمیل کے بعد رواۃ حدیث صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی الگ الگ فہارس مرتب کی گئیں جن میں سے مندرجہ ذیل دو اقسام

1۔ مکی راوی- مکی احادیث

2۔ مکی راوی- عمومی احکام پر مبنی احادیث

پر کام ہو چکا ہے اور مزید چار اقسام پر کام ابھی باقی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ مدنی راوی- مکی احادیث

2۔ مدنی راوی- مدنی احادیث

3۔ مکی راوی – مدنی احادیث

4۔ مدنی راوی – عمومی احکام پر مبنی احادیث[19]

مکی احادیث اور ان کے مضامین کی تعداد

مکی احادیث اور ان کے مضامین کا اندازہ درج ذیل جدول سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔[20]

باب / فصل	عنوان	تعداد مضامین	تعداد مکی احادیث
باب دوم	**مکی احادیث میں سیرت طیبہ ﷺ**		
فصل اول	قبل از بعثت سیرت طیبہ ﷺ	66	102
فصل دوم	بعد از بعثت سیرت طیبہ ﷺ	228	322
فصل سوم	فضائل صحابہؓ، نبوی بشارتیں اور پیشین گوئیاں	52	152
باب سوم	**مکی احادیث میں اسلامی تعلیمات**		
فصل اول	عقائد و ایمانیات	188	509
فصل دوم	عبادات	172	775
فصل سوم	معاملات	200	645
	میزان	**906**	**2505**

مکی اصحابؓ رسول اللہ ﷺ کی تعداد 689 شمار کی گئی۔ مکی احادیث میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت اور ان کے ذیلی عقائد کتابوں، فرشتوں، تقدیر، جنت اور دوزخ پر ایمان بیان کئے گئے ہیں۔ مزید براں ارکان اسلام کے ابتدائی مراحل اور اخلاقی تعلیمات بھی موجود ہیں۔

RESEARCH GAP

مشہور و معروف مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ جلال الدین السیوطیؒ (م 911) نے 872ھ نے ایک سو دو علوم القرآن پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے 878ھ میں مقدمہ الاتقان فی علوم القرآن لکھا جو دراصل مجمع البحرین کا از سر نو مقدمہ تھا۔

"الاتقان فی علوم القرآن" میں پیش کردہ قرآن پاک کی سور و آیات کی زمانی و مکانی تقسیم کا پہلا قدم 2017ء میں تحریر کردہ ایک ایم-فل مقالہ کی صورت میں اٹھایا گیا۔ مذکورہ مقالہ کو تاریخ کے آئینے میں دیکھا جائے تو علوم الحدیث پر ہونے والے کام اور اس میں موجود تقسیم احادیث میں طویل زمانی فاصلہ ہے۔ "علم مصطلح الحدیث" کے موجد امام المحدثین محمد بن مسلم بن شہاب الزہری (م124ھ) ہیں۔ یعنی دوسری صدی ہجری میں علوم الحدیث کی طرح ڈال دی گئی تھی اور ساتویں صدی ہجری تک 65 علوم الحدیث بیان کئے جا چکے تھے۔ (مقدمہ ابن صلاح)

[19] Ibid.
[20] Ibid. 530

امام ابن صلاح (م 643ھ)۔ گویا ان علوم الحدیث کا علمی و تحقیقی جائزہ اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ ابھی تک علوم الحدیث میں "احادیث کی زمانی و مکانی تقسیم" بمثل قرآنی سور و آیات کی زمانی و مکانی تقسیم تشنگی کا شکار تھی۔

مستشرقین سیرت نبوی ﷺ کے متعلق متعصبانہ رویہ کے حامل ہیں۔ انہوں نے شارح اسلام ﷺ کی پیغمبرانہ حیثیت کو مشکوک بنانے کی مذموم کوششیں کی ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ایک طرف تو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کے قائل ہیں تو دوسری جانب آخری نبی ﷺ کے معجزات کے متعلق مادی اور نفسیاتی طرز فکر اور اندازِ بیان سے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان کے طرزِ بیان میں مثبت اور منفی دونوں قسم کے تاثرات پائے جاتے ہیں۔ بظاہر مثبت نظر آنے والے منفی تاثرات کو ملفوف انداز میں پیش کیا گیا یعنی بعض مقامات پر وہ نبی مکرم ﷺ کی خوب تعریف و تحسین کرتے پائے جاتے ہیں جبکہ دیگر میں ایسے ایسے اعتراضات کرتے ہیں کہ جس سے نبوت، وحی، معجزات وغیرہ میں شکوک و شبہات کی تخم ریزی کی گئی ہے۔ کئی ایک مستشرقین نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بانی اسلام ثابت کرنے کی کوششیں کی ہیں حالانکہ آپ ﷺ نئے دین کے موجد و بانی نہیں ہیں بلکہ "خاتم النبیین" سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔[21]

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

مستشرقین اپنے منفی خیالات کو جدید اسلوب اور نئے علوم کا لبادہ اوڑھا کر سیرت مصطفیٰ پر بے بنیاد اعتراضات کرتے ہیں جو صرف ان کے ناقص الذہن کی اختراعات و خرافات ہیں۔ دراصل ان کے پیش نظر سیرت و تاریخ کے چند انگریزی ترجمے ہیں اور ان کا ناقص خیال ہے کہ سوانح عمری کے لئے صرف کتب سیرت و تاریخ سے مدد لیناہی کافی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیرت مصطفیٰ کا مطالعہ کرنے کے لئے قرآن حکیم کے بعد احادیث مبارکہ سب سے زیادہ قابل اعتماد اور مستند ذریعہ ہے۔ روایات سیرت کا درجہ ان دونوں مستند ذرائع کے بعد ہے۔ قرآن و حدیث کے بغیر سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرنا اور اس کو سمجھنا ناممکن ہے۔ مستشرقین کی تحریر کردہ کتب سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے احادیث کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سیرت کا نہ صرف مطالعہ کیا بلکہ تحریر کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی ہے کیونکہ ان کی تحاریر میں احادیث مبارکہ کا فقدان پایا جاتا ہے۔ منٹگمری واٹ (1905-1819) کی کتاب "The Life Of Mohammad" پہلی بار 1878ء میں شائع ہوئی۔ سر سید احمد خان نے اس کتاب کا جواب دینے کی خاطر لندن کا سفر کیا اور اس کے اعتراضات کا جواب "الخطبات الاحمدیہ فی العرب و السیرۃ المحمدیۃ" کے نام سے دیا۔ ڈاکٹر مہر علی نے بھی اپنی کتاب میں ولیم میور کے اعتراضات کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔

ڈیوڈ صموئیل مارگولیتھ (1858ء-1940ء) اپنی معروف کتاب "Mohammad and the Rise of Islam" میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے کہ انہوں نے اپنے خوابوں کو حقیقت سمجھ لیا تھا اور جو کچھ وہ خواب میں دیکھتے اسے من جانب اللہ سمجھتے اور اسی پر نبوت کا دعویٰ کرتے۔ اس نے معراج کے سفر کو بھی نبی کریم ﷺ کا ایک خواب بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر مہر علی نے اس کے رد میں ایک کتاب بعنوان "Siratal-Nabi and the Orientalists" تحریر کی۔

[21] Al-Aḥzāb, 33:40.

کیرن آرمسٹرانگ کی دو کتابوں "Muhammad:A Biography of the Prophet" اور "Islam:A Short History" میں کچھ ایسے بیانات ہیں جن پر مسلمانوں نے اعتراضات کئے ہیں، جیسا کہ اسلام کا عالمگیر مذہب نہ ہونا، اسلامی عبادات میں یہودیت اور مسیحیت کا حصہ، قرآن کی سورتوں کی ترتیب، واقعہ اسراء، وغیرہ پر مسلم محققین نے کیرن آرمسٹرانگ کی تحقیق کا رد کیا ہے۔

علامہ شبلی نعمانیؒ ایسے ہی مغربی مستشرقین کے بارے میں رقمطراز ہیں،

> "سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کا تمام تر سرمایۂ استناد صرف سیرت و تاریخ کی کتابیں ہیں۔ مثلاً مغازی واقدی، سیرت ابن ہشام، سیرت محمد بن اسحاق، تاریخ طبری وغیرہ اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی غیر مسلم شخص اگر آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری مرتب کرنا چاہے گا تو عام قیاس یہی رہبری کرے گا کہ اس کو تصنیفات سیرت کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ سیرت کی تصنیفات میں سے ایک بھی نہیں جو استناد کے لحاظ سے بلند رتبہ ہو۔"[22]

زیر بحث مقالہ میں سیرت النبی ﷺ کے ایک نئے منہج "احادیث کی روشنی میں سیرت نگاری" کو متعارف کرایا جا رہا ہے جس میں مدنی احادیث کی روشنی میں سیرت مصطفیٰ کی تالیف ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے احادیث مبارکہ کی مکی و مدنی تقسیم پر کام جاری ہے۔ قبل ازیں اسی منہج پر "مباحث سیرت مصطفیٰ ﷺ، مکی احادیث کی روشنی میں "کتاب مرتب کی جا چکی ہے جو کہ عہد رسالت ﷺ کے مکی دور کا احاطہ کرتی ہے۔ اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے مدنی دور پر محیط مباحث سیرت مصطفیٰ ﷺ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مرتب کی جائے گی۔ اس کا پہلا مرحلہ پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان "مدنی احادیث کے مضامین عصری تطبیقات کے تناظر میں –مطالعہ و جائزہ" زیر تکمیل ہے۔ سیرت نگاری کے رجحانات کا مختصر خاکہ پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰس مظہر صدیقی کی کتاب جسے حافظ محمد عارف گھانچی نے مرتب کیا ہے، سے ماخوذ ہے۔

سیرت نگاری کے رجحانات

تدوین روایات کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو اس کا ارتقاء زبانی روایات کی ترسیل سے شروع ہو کر کتابت روایات کے مختلف رجحانات سے گزر چکا ہے۔ مذکورہ رجحانات کا تذکرہ پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰس مظہر صدیقی درج ذیل ترتیب میں فرماتے ہیں۔

1. زبانی روایات کی ترسیل: حدیث و سیرت کی جمع آوری کا پرانا عرب طریقہ ترسیل
2. مغازی نویسی: کلاسیکی مغازی نویسی عہد صحابہ کرام اور اموی خلافت اسلامی کے عہد زریں میں ضبط تحریر لائی گئیں۔ جدید تحقیق کے مطابق عہد نبوی میں کم از کم پچاس صحیفے معرض وجود میں آ چکے ہیں۔[23]
3. کتب غزوات و سرایا
4. جامع سیرت نگاری
 * کتب مبعث و مغازی
 * سیرت نبوی کی کتابیں
 * مختلف عناوین کتب

---

[22] Nuʿmānī, Shiblī, *Mawlānā, Sīrat al-Nabī* (Al-Faiṣal Nāshrān, Lāhawr, Pākistān, s.n.), 1:64.

[23] Ṣiddīqī, Dr. Muḥammad Yās Mazhar, *Sīrat Nigārī* (Taʿāruf, Maʾākhidh, Rujḥānāt, Manhaj) (Karāchī: Kutub Khānah Sīrat, March 2020), 9.

* اجتماع سیرت و تاریخ خلافت
* اجتماع سیرت و تاریخ علاقہ
* موضوعاتی سیرت نگاری: اطراف و متعلقات سیرت
* فہرست نگاری
* اسوہ حقوق نگاری
* شروح و حواشی سیرت
* شروح در شروح نگاری
* مختصر و تلخیص نگاری
* منظوم سیرت نگاری
* اجتماع حدیث و سیرت کی کتب سیرت
* تالیفات استشراق
* جدید مسلم نگارشات سیرت
* اصول محدثین پر مبنی سیرت نگاری

اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب سیرت نگاری کے حوالے سے دو طرح کے جائزے پیش کرتے ہیں۔

* سیرت نگاری کا تسلسل زمانی
* مکانی علاقہ سیرت نویسی

خلاصہ بحث

احادیث مبارکہ کی مکی و مدنی تقسیم اسلامی علوم میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے، جو اسلامی تعلیمات کے تاریخی اور موضوعاتی ارتقاء کو سمجھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس تحقیق نے نہ صرف مکی و مدنی احادیث کی تاریخی بنیادوں اور موضوعاتی عوامل کا جائزہ لیا بلکہ شریعت کے احکام اور سیرت نگاری کے رجحانات کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مکی و مدنی احادیث کی شناخت نے اسلامی علوم کو ایک نئی جہت دی ہے، جو نہ صرف قرآنی آیات کی زمانی و مکانی ترتیب کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے بلکہ شریعت کے عملی اطلاق اور سماجی اصولوں کو بھی واضح کرتی ہے۔ اس مقالے نے ان احادیث کے مضامین اور ان کے فقہی و اخلاقی اثرات پر روشنی ڈال کر اسلامی علوم کے مختلف پہلوؤں کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

***Bibliography* / کتابیات**

* Abū al-Baqāʾ al-Ḥanafī, Ayyūb ibn Mūsā al-Ḥusaynī. *Al-Kulliyyāt Mujam fī al-Muṣṭalaḥāt wa al-Furūq al-Lughawiyyah*. Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, n.d.
* Al-Qāsimī, Muḥammad Jamāl al-Dīn. *Qawāʿid al-Taḥdīth min Funūn Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.
* Ibn Um Qāsim al-Murādī, Ḥasan ibn Qāsim. *Tawḍīḥ al-Maqāṣid wa al-Masālik bi Sharḥ Alfiyyat Ibn Mālik*, edited by ʿAbd al-Raḥmān ʿAlī Sulaymān. Qāhirah: Dār al-Fikr al-ʿArabī, 2008.

* Ibn Yaʿīsh, Muḥammad ibn ʿAlī, Abū al-Baqāʾ. *Sharḥ al-Mufaṣṣal li al-Zamakhsharī.* Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2001.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl ibn Ibrāhīm. *Al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh wa Sunanihī wa Ayyāmihī.* Qāhirah: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH.
* Al-Karmānī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Yūsuf. *Al-Kawākib al-Darārī fī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī.* Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1356 AH.
* Ibn Ṣalāḥ, Abū ʿAmr, ʿUthmān ibn ʿAbd al-Raḥmān. *Maʿrifat Anwāʿ ʿUlūm al-Ḥadīth.* Bayrūt: Dār al-Fikr, 1986.
* Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān.* Al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah lil-Kitāb, 1974.
* Al-Dhahabī. *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ.* 4th ed. Ḥaydarābād: Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyyah, 1956.
* Ṣiddīqī, Dr. Muḥammad Yās Mazhar. *Sīrat Nigārī (Taʿāruf, Maʾākhidh, Rujḥānāt, Manhaj).* Karāchī: Kutub Khānah Sīrat, March 2020.